....

ایک آنسو کا رشتہ، پھسلتا ہوا
مصلحت کے اندھیرے میں گر جائے گا
خود فریبی کی دلدل میں گر جائے گا؟

ایک چاہت کی خوشبو مہکتی ہوئی
آگ اُگلتی خباثت سے ڈر جائے گی
خُون کی بُو میں ڈُوبے گی، مر جائے گی؟

روشنی کا سندیسا
ہُمکتا ہوا
چار سُو خوش ادا گیت گاتا ہوا
زخم کھائے گا، تڑپے گا، مر جائے گا؟

خواب انسان کا اتنا بے جان ہے
جیبِ دل اتنی کم تر، فرومایہ ہے
زندگی کی لگن اتنی بے نام ہے
حُسن کی آرزو اتنی کم مایہ ہے
بدصفت لوگ اُسے مرگھٹوں میں
بھٹکنے کو چھوڑ آئیں گے؟

کون کہتا ہے، چاہت نہ ہوگی یہاں
حُسن کی آرزو
زردیوں کے کھنڈر میں بکھر جائے گی
روشنی کا سندیسا نہ ہوگا یہاں

وقت کے ہاتھ نے اتنا کم زور قصّہ
لکھا ہے کبھی؟
وقت صدیوں سے یوں ہی
مچلتا ہوا، گنگناتا ہوا، رقص کرتا ہوا
ایک پیغام لکھتا رہا ہے سدا
یہ زمیں سانس لیتی رہے گی سدا
یہ ہوا، آب و گل، روشنی کا سَحَر
رنگ اپنا لُٹاتا رہے گا سدا
زندگی کا ترانہ تو سرسبز ہے
کچھ رہے نہ رہے، زندہ ہے زندگی
زندگی ننھے بچوں کی مُسکان میں
مامتا کے سمندر کی للکار میں

پھول پتّوں کی معصوم گُفتار میں
خالی ہاتھوں کے بے کس سوالات میں
ریگ زاروں کی جلتی مُناجات میں
زندہ ہے زندگی،
زندہ ہے زندگی!!
خُون کے سامنے
موت کے سامنے
آگ اُگلتے ہوئے جہل کے سامنے
زندہ ہے زندگی،
زندہ ہے زندگی!!